



مسائل

# رمضان المبارک

مؤلف

حضرت مولانا محمد احمد تھانوی

نظر فرمودہ

حضرت فقیہ الامت مفتی جمیل احمد تھانوی مدظلہ

رکن دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

**PDFBOOKSFREE.PK**

شعبہ نشر و اشاعت

جامعہ دارالعلوم اسلامیہ لاہور

ترسیل کنندہ

حافظ مولانا فضل الرحیم صاحب مدظلہ



معهد ام القرى جامعہ اشرفیہ لاہور  
فیروز پور روڈ، لاہور

Website: <http://www.al-islam.edu.pk>, <http://www.ashrafia.org.pk>  
E-Mail: [ummqura@brain.net.pk](mailto:ummqura@brain.net.pk) [Mufionline@hotmail.com](mailto:Mufionline@hotmail.com)

نمبر شمار	مضمون	نمبر شمار	مضمون
1-	ابتدائیہ	12-	وہ چیزیں جن کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے
2-	چاند کے احکام	13-	روزہ کی قضا
3-	روزہ کی قسمیں	14-	روزہ کا نذر یہ
4-	رمضان شریف کا روزہ	15-	اظہار
5-	روزہ کی نیت	16-	سحور
6-	روزہ کو توڑنے والی وہ چیزیں جن سے کفارہ مع قضا	17-	روزہ کے مختلف مسائل
	واجب ہوتا ہے	18-	تراویح
7-	روزہ کا کفارہ	19-	شبینہ
8-	روزہ کو توڑنے والی چیزیں جن سے صرف قضا	20-	اعتکاف
	واجب ہوتی ہے۔	21-	شب قدر
9-	جن چیزوں سے روزہ نہ ٹوٹتا ہے نہ مکروہ ہوتا ہے	22-	نماز عید
10-	وہ چیزیں جن سے روزہ ٹوٹتا نہیں ٹوٹتا مگر مکروہ ہو جاتا ہے	23-	صدقہ فطر
11-	وہ چیزیں جن کی وجہ سے روزہ کھول دینے کی اجازت ہے	24-	نماز عید کے متفرق مسائل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ط

اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُحِبُّوْنَ الصَّیَّامَ

کَمَا تُحِبُّوْنَ عَلٰی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ط

برادران اسلام!

روزہ اسلام کے پانچ رکنوں میں سے تیسرا رکن ہے اور انسان میں ملکوتی صفات پیدا کرنے میں اسیر کا حکم رکھتا ہے۔ تمام نفسانی اور شیطانی خواہشات کا قلع قمع کرنے کے لیے تیغ بڑاں کی حیثیت رکھتا ہے۔ بندہ کو خدا سے مقرب کرنے اور روحانیت پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے گناہوں کی آگ اس سے بجھ جاتی ہے خواہشات و جذبات میں اعتدال پیدا ہو جاتا ہے رفتہ رفتہ رذائل خبیثہ کی بیخ کنی کر کے اخلاق فاضلہ پیدا کرتا ہے مصائب جھیلنے کی مشق ہوتی ہے بھوک پیاس برداشت کرنے کی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ مباحات کو ترک کرنے کی مشق کرنے حرام و ناجائز چیزیں ترک کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ حکم ربانی کی اطاعت پر ہمت بندھتی ہے بھوک و پیاس کا عملی تجربہ کر کے غریبوں اور بے کسوں کی امداد و اعانت کا جذبہ ابھرتا ہے غم خواری اور خیر خواہی پر قلوب آمادہ ہوتے ہیں شہوات و خواہشات کی بھٹی ٹھنڈی پڑ جاتی ہے نفسانی قوتوں میں انکسار و اشحلال پیدا ہو کر نفس پر کنٹرول کرنے اور برائیوں سے بچنے کی توفیق عطا ہوتی ہے پرہیزگاری اور عفت و پاکدامنی کے آثار نمایاں ہونے لگتے ہیں اور سب سے بڑی دولت یہ نصیب ہوتی ہے کہ ایمانی مراتب و مدارج میں ترقی اور قرب خداوندی نصیب ہوتا ہے اس لیے ارشاد ہے الصُّومُ لَیَّ وَ اَنَا اَجْزٰی بِہٖ رُوزَہٗ خالص میرے لیے ہے اور میں خود اس کا اجر دوں گا۔

(حدیث قدسی بخاری شریف)

غور فرمائیے کہ مسلمان کی ہر عبادت خالص خدا ہی کے لیے ہوتی ہے اور اجر بھی اور بار خداوندی ہی سے ملتا ہے مگر روزہ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس کے اجر و ثواب میں ملائکہ مقررین اور جزا پہنچانے والے فرشتوں کو بھی دخل نہ ہوگا۔ براہ راست دست خداوندی سے اجر ملے گا۔ اور روزہ داروں کے لیے جنت میں

ایک مخصوص دروازہ ہے جس کا نام باب الریان ہے (روزہ داروں کی ہر قسم کی پیاس بجھانے والا) اس دروازہ سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے اور کوئی نہ داخل ہو سکے گا۔

(مشکوٰۃ شریف، بحوالہ بخاری مسلم)

روزہ ہی کی یہ برکت ہے کہ رمضان المبارک کے مہینہ میں دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور جنت کے کھول دیئے جاتے ہیں (ترمذی شریف) اور محض رضائے الہی اور حصول ثواب کی نیت سے روزہ رکھنے والوں کے پچھلے ایک سال کے گناہ صغیرہ سب معاف ہو جاتے ہیں (بخاری مسلم) اور اسی ماہ مبارک کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس مہینے میں نفلی کاموں کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ستر فرضوں کے برابر ملتا ہے (نہیقی) اور روزہ ہی عبادت ہے جو دنیا میں معاصی اور گناہوں کے مقابلے میں ڈھال کا کام دیتا ہے۔ اور نار دوزخ کے لئے آخرت میں سپر بن جائے گا الصیام جنة (بخاری) روزہ داروں کی منہ خوشبو اللہ تعالیٰ کو مشک سے زیادہ پسندیدہ اور محبوب ہے (بخاری) یہی وجہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے ہمارے حضور سرور کائنات محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ تک تمام نبیوں اور امتوں پر روزہ ہمیشہ فرض رہا ہے (بیضاوی شریف ص ۳۰) آج جب کہ خاتم النبیین ﷺ کی تعلیمات کے علاوہ دیگر انبیاء کی تعلیمات دنیا سے یا تو مٹ چکی ہیں یا مسخ ہو چکی ہیں یا مسخ ہو کر ان کی اصلی شکل و صورت بگڑ چکی ہے۔ مگر پھر بھی ہر مذہب و ملت میں روزہ کی مختلف شکلیں رائج چلی آرہی ہیں اور مذاہب عالم کے تذکرے روزہ کی تاریخ سے بھرے ہوئے ہیں لیکن ان میں روزہ کی روح اور حقیقت باقی نہیں رہی تھی ہمارے نبی کریم ﷺ نے خدا کی مشاء اور مرضی کے مطابق روزے کے قوانین اور حدود متعین فرما کر انسانی فطرت کے لیے اس کو زہنت و زیور بنا دیا ہے۔ تاکہ روح انسانی کو اس کے ذریعے منجلی مصطفیٰ کیا جاسکے اور قلب و روح کو پاک و مطہر بنایا جاسکے۔

عزیزان اسلام!

روزہ اللہ کی اتنی بڑی نعمت ہے کہ اس میں کسی قسم کی ریا اور نام و نمود کی گنجائش نہیں ہے۔ باقی تمام عبادتیں مخلوق پر آشکارا ہو سکتی ہیں۔ مگر روزہ ایک سر بستہ راز ہے جسکو عابد و معبود روزہ دار اور خدا کے علاوہ کوئی دیکھ ہی نہیں سکتا۔ وہی علیم وخبیر ہے۔ اسی کو علم ہے کہ کون روزہ دار ہے اور کون نہیں ہے۔ اور پھر کھانا پینا

چھوڑ کر انسان تَخْلُقُوا بِأَعْلَاقِ اللَّهِ (اپن اندر خدائی صفات پیدا کرو) کا مظہر بن جاتا ہے اور سال بھر  
 میں ایک مہینہ کی مدت بھی تو کوئی ایسی لمبی چوڑی مدت نہیں ہے کہ جو اللہ کے مخلص بندوں کے لیے ہار ہو سکے  
 اسی لیے تو قرآن میں ایَّامًا مَعْدُودَاتٍ ط (گنتی کے چند دن) کہہ کر ان کی سہولت اور آسانی کی بشارت  
 دی ہے کہ چند دنوں کی تم ہمت کرو پھر دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کس طرح پورا کرتے ہیں پھر یہی نہیں بلکہ آدمی اگر  
 بیمار ہو نہ رکھ سکے یا رکھنے سے اپنے تجربہ یا ٹیک معالج کی رائے سے مرض بڑھتا ہو یا عورت کے بچہ پر یہ  
 خطرہ ہو یا سفر میں ہو تو قضاء کرنے کی سہولت عطا فرما کر مزید شفقت فرمائی گئی ہے۔

ہمارے فقہائے کرام نے قرآن وحدیث کو سامنے رکھ کر جو قوانین تیار کیے ہیں اور جن کو شریعت  
 کہتے ہیں ان میں سے چند ضروری مسائل اختصار کے ساتھ پیش خدمت ہیں تاکہ ہمارے روزے کامل  
 اور مطابق سنت ہو سکیں۔



(۱) رمضان شریف کا چاند دیکھنا واجب علی الکفایہ ہے کہ اگر کوئی نہ دیکھے تو سب گنہگار ہوں گے اگر مطلع صاف نہ ہو تو رمضان کے لیے ایک دیدار یا نامعلوم الحال مسلمان کی شہادت بھی کافی ہے خواہ مرد ہو یا عورت۔

(۲) اگر مطلع صاف ہو تو اتنی بڑی جمعیت کی گواہی ضروری ہے کہ ان کے صحیح ہونے پر یقین کامل ہو جائے۔

(۳) مگر عید کے اور دوسرے کسی چاند کے لیے ضروری ہے کہ اگر مطلع صاف نہ ہو تو کم از کم دو دیداروں کی شہادت ضروری جائے۔ یا ایک مرد و دو عورت دیدار کی۔

(۴) اگر کسی ایک شہر میں چاند نظر آ جائے اور دوسرے شہر والوں کو اس کی اطلاع شرعی طریقہ پر مل جائے تو ان پر روزہ رکھنا فرض ہے اور یہ گواہی ان کے لیے بھی حجت شمار ہوگی۔

(۵) چاند دیکھنے پر خود گواہی دے کہ میں نے اپنی نگاہ سے چاند دیکھا ہے۔ یا دیکھنے والوں کی شہادت دے کہ میرے پاس فلاں شخص نے اپنا چاند دیکھنا بیان کیا ہے۔ یا فلاں قاضی شرع یا عالم کے رو بہ رو

اس نے میرے سامنے چاند دیکھنے کی گواہی دی ہے یا کسی مفتی و قاضی کے فیصلے کی گواہی دے کہ میرے سامنے فلاں مفتی و قاضی نے رویت ہلال کی شہادت قبول کر کے رمضان کا فیصلہ کیا ہے اور یہ آدمی دیدار ہو اور مطلع صاف نہ ہو تو ایک شہادت سے بھی رمضان کی رویت کا فیصلہ ہو سکتا ہے۔

(۶) عادل اور دیدار ہونے کی شرط صرف ایک شہادت کے لیے ہے۔ البتہ اگر جم غفیر شہادت دے رہا ہو تو خبر متواتر کے لیے عدل کی بھی شرط نہیں، اگر عالم مفتی یا قاضی کو ان سب کی شہادت پر اطمینان ہو جائے تو چاند کا فیصلہ دیا جاسکتا ہے۔

(۷) اگر باہر سے چند آدمی آ کر یہ اطلاع دیں کہ فلاں شہر میں یا شرعی قاضی کی طرف سے رمضان کا اعلان ہوا ہے۔ یا مختلف مقامات سے جہاں قاضی شرع یا مفتی فیصلہ کرنے والا ہو، کثرت سے ان کے فیصلہ کی ایسی اطلاعات آجائیں کہ جن پر قاضی و مفتی کو اطمینان کلی ہو جائے تو وہ اس خبر

استفاضہ کو قبول کر کے رمضان کا اعلان کر سکتے ہیں مگر اطمینان عالم و مفتی کا ہی معتبر ہے حوام کا نہیں

(۸) اگر باہر سے بکثرت ایسے خطوط آجائیں جن کی تحریر قاضی یا مفتی پہچانتا ہو اور کوئی شک و شبہ نہ رہے

تب بھی چاند کا فیصلہ دے سکتا ہے بشرطیکہ ان تحریروں میں لکھا ہوا ہو کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے چاند دیکھا ہے یا میرے سامنے فلاں فلاں دیکھنے والوں نے چاند دیکھنے کی گواہی دی ہے۔

(۹) تار میں چونکہ دھوکہ اور غلطی کا احتمال ہے اور اس میں تحریر یا آواز کے پہچانے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے اس لیے تار کی حجت شرعیہ نہیں ہے۔

(۱۰) ٹیلیفون پر اگر چہ آواز پہچان لی جائے مگر چونکہ ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکتے اور حجاب مانع شہادت ہے اس لیے ٹیلیفون کی شہادت معتبر نہ ہوگی ہاں اگر ٹیلیفون بھی قاضی شرع یا مفتیوں کے فیصلوں کے اس کثرت سے آئیں کہ وہ استغاضہ کی شکل اختیار کر جائیں اور ان سب کی آوازیں بھی پہچان لی جائیں اور قاضی شرع یا مفتی اسلام شرعی فیصلہ بتائے اور آواز سے پہچان ہو۔ یا قانون ایسا سخت ہو کہ سوائے مفتیان دین و قاضیان شرع کے فیصلہ کے کوئی نہیں کہہ سکے گا اور ان صاحبان پر اطمینان ہو تو روزہ و عید اس پر جائز ہو سکے گی یہ شہادت نہیں بلکہ فیصلہ کا اعلان و منادی ہوگی جو معتبرین سے معتبر ہوگی۔

(۱۱) اگر کسی شخص نے تنہا چاند دیکھ لیا ہے اور مفتی و قاضی نے اس کی شہادت کو تسلیم نہیں کیا۔ اس کے ذمہ تب بھی روزہ رکھنا واجب ہے۔ مگر اپنی رویت کی بناء پر اکیلا نہیں کر سکتا۔ سب کے ساتھ عید کرنا ضروری ہے۔

(۱۲) چاند گرہن سے رمضان کو ثابت نہیں کیا جاسکتا ہے چاند گرہن چودھویں شب میں ہو خواہ پندرہویں شب میں اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا شہادت کے اصول پر ہی فیصلہ محترم ہوگا۔

(۱۳) ایک شہر میں چاند نظر آوے تو دوسرے شہر میں آدمی بھیج کر خبریں منگوانا واجب نہیں ہے البتہ اگر اطمینان کے لیے کوشش کر لی جائے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

(۱۴) اگر ایک آدمی کی شہادت پر رمضان کا حکم دیا گیا تھا اور اب تیس دن پورے ہو جانے کے بعد بھی عید کا چاند نظر نہیں آیا اگر ہادل یا غبار ہو تو پہلی شہادت کا اعتبار کرتے ہوئے عید کا اعلان کر دیا جائے گا اور اگر مطلع صاف ہو تو پہلی شہادت چونکہ مشکوک ہوگئی ہے اس لیے عید کا حکم نہیں دیا جائے گا۔

(۱۵) شک کے دن میں روزہ رکھنا مکروہ ہے نصف النہار شرعی تک انتظار کرنا مستحب ہے۔ اگر کوئی خبر نہ آوے تو روزہ کھول دیں اور اگر شرعی شہادت سے ثابت ہو جائے تو نیت کر لیں البتہ اگر کوئی شخص، جمعہ، جمعرات، دو شنبہ وغیرہ کے روزے رکھنے کا عادی ہو یا قضاء کفارہ کے روزے رکھ رہا ہو یا خالص نفل کی نیت کر سکتا ہو تو وہ شک کے دن بھی روزہ رکھ سکتا ہے۔ اور بعد میں رمضان ثابت ہونے پر اس کی قضاء نہ آئے گی۔

(۱۶) اگر تیس تاریخ کو دن میں چاند نظر آجائے تو خواہ زوال سے پہلے یا زوال کے بعد تو وہ چاند اگلا ہو گا گزشتہ رات کا شمار نہیں کیا جائے گا اور اس چاند کی وجہ سے اس دن عید کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔ اگر دور بین یا خورد بین سے چاند دیکھ لیا گیا تو دیکھنے والے شہادت دے سکتے ہیں۔

(۱۷) ایسے ہی اگر ابر کی وجہ سے چاند صاف نظر نہیں آ رہا ہے۔ مگر پانی میں اس کا عکس پڑ رہا ہے۔ یا آئینہ اور شیشے میں نظر آ رہا ہے تو معتبر ہوگا۔

(۱۸) جنتریوں میں لکھی ہوئی تاریخوں پر اعتماد نہیں ہوگا رویت ہلال کے بعد ہی یا رمضان کا اعتبار ہوتا ہے۔

(۱۹) ۲۹ شعبان کو چاند دیکھنے کی سعی کرنا واجب علی الکفایہ ہے۔ اگر بستی کے بعض آدمی کوشش کریں تو سب کے ذمہ سے واجب ساقط ہو جائے گا ورنہ سب کے سب گنہگار ہوں گے اور ۲۹ رجب کو بھی رمضان کی سہولت کے لیے چاند دیکھنے کی کوشش کرنا مستحب ہے۔



# روزہ کی قسمیں

روزہ کی چھ قسمیں ہیں:

- (۱) فرض رمضان شریف کے روزے اور ان کی قضاء فرض ہے۔
- (۲) واجب نذر معین اور نذر غیر معین اور ہر قسم کے کفارے کے روزے واجب ہیں رمضان میں بالغ ہونے والے، مسلمان ہونے والے، حیض و نفاس سے پاک ہونے والی عورت اور سفر سے گھر آ جانے والوں پر باقی پورے دن کھانے پینے سے رکنا واجب گو یہ روزہ نہیں۔
- (۳) سنت غیر مؤکدہ ۹/۱۰ یا ۱۱/۱۲ دو دن محرم ۱۵/ شعبان، ۹ ذی الحجہ اور مہینہ کی ۱۳، ۱۲، ۱۵ تاریخ کے روزے سنت ہیں۔
- (۴) مستحب شوال میں چھ، شروع ذی الحجہ کے نو، جمعرات اور پیر کے روزے مستحب ہیں۔
- (۵) مکروہ: عمر بھر کے مسلسل روزے، صرف سنچر، ہولی، دیوالی تو روزہ وغیرہ اور ان ایام کے روزے جن میں اہل کتاب یا اہل ہنود وغیرہ یرت رکھتے ہیں مکروہ ہیں۔
- (۶) حرام: عید، بقر عید کے دن اور ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ کو روزے رکھنے حرام ہیں حیض و نفاس کے زمانہ بھی عورت کے لیے روزہ رکھنا حرام اور قضاء فرض ہے۔

## رمضان شریف کا روزہ

- (۱) ہر مسلمان، عاقل، بالغ مرد اور عورت پر تمام رمضان کے روزے فرض ہیں اور بغیر کسی شرعی عذر کے ترک کرنا حرام ہے۔
- (۲) روزے کا مذاق اڑانا اور روزے کی فرضیت کا انکار کرنا کفر ہے۔
- (۳) بلا ضرورت صرف روزہ چھوڑ دینے کی نیت سے سفر کرنا یا بیمار بن جانا جائز نہیں ہے۔
- (۴) اچھا خاصا تندرست آدمی یا وہ بیمار جس کے تندرست ہونے کی امید ہو کفارہ دے کر روزے سے بری نہیں ہو سکتا، قضاء واجب ہوگی۔
- (۵) محض خوشی منانے اور اپنے دل کا حوصلہ نکالنے کے لیے چار، چار، پانچ، پانچ سال کے کمزور بچوں سے روزہ رکھوانا ممنوع ہے ماں باپ گنہگار ہوتے ہیں۔
- (۶) البتہ جو بچے سمجھدار ہوں اور روزے کا تحمل کر سکیں ان کو عادت ڈلوانے کے لیے روزہ رکھوائیں تو ماں باپ کو ثواب ملتا ہے۔
- (۷) اگر مرض یا سفر میں روزہ کی وجہ سے جان کا یا مرض بڑھ جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا تو ایسے وقت میں روزہ نہ رکھنے سے گناہ نہیں ہوتا۔
- (۸) اگر افطار و بھر کے اعلان عام کے لیے نفاذ، توپ، گولہ وغیرہ کا بندوبست کیا جائے۔ اور اذان میں خلل نہ ہو اور انتظام متقی و پرہیزگار حضرات کی نگرانی میں ہو تو جائز ہے۔
- (۹) روزہ میں غیبت کرنا، چٹلی کھانا، جھوٹ بولنا، ہر قسم کے چھوٹے بڑے گناہ سے بچنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ ان مبارک ایام میں جس طرح نیکی کا ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ اسی طرح معاصی کا گناہ بھی زیادہ ہوتا ہے۔
- (۱۰) جس طرح گناہ سے بچنا ضروری ہے اسی طرح لالچینی اور فضول باتوں سے بھی پرہیز کرنا ضروری ہے۔
- (۱۱) جو وقت مشاغل ضروریہ سے فارغ ہو اس کو کلام اللہ تعالیٰ کی تلاوت، درود شریف، کلمہ طیبہ اور دوسرے اذکار و عبادات میں لگانا چاہیے۔

## روزہ کی نیت

(۱) روزہ کی نیت فرض ہے دل سے کر لینا کافی ہے۔

(۲) اہلہ اگر زبان سے بھی **وَبَصَوِّمُ عَدِ نَوَيْتُ مِنْ رَمَضَانَ**

(میں رمضان کے کل کے روزے کی نیت کرتا ہوں)

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY

www.pakvirtuallibrary.com

(۳) رمضان کے روزہ کی نیت رات ہی سے کر لینا بہتر ہے۔

(۴) رمضان المبارک، نذر معین اور نفلی روزوں کی صبح صادق سے غروب آفتاب تک کے نصف تک

چائز ہے بعد میں نہیں۔ (تقریباً ۱۱ بجے تک)

روزہ کو توڑنے والی وہ چیزیں جن سے کفارہ مع قضا واجب ہوتا ہے

مندرجہ ذیل چیزوں سے روزہ بھی ٹوٹ جاتا ہے اور قضا و کفارہ دونوں لازم آتے ہیں۔

(۱) جان بوجھ کر قصداً کچھ کھاپی لینا جو غذا، دوا، تفریح و مزہ کے لیے کھاتے پیتے ہیں۔

(۲) فطری یا غیر فطری طریقہ پر تعلقات خصوصی کا ارتکاب کرنا۔

(۳) دوا یا نشہ پینا۔

(۴) حقہ، سگریٹ یا بیڑی یا نسوار وغیرہ کا قصد استعمال کرنا۔

(۵) اگر مرد، عورت میں سے ایک مجنون اور ایک عاقل پر قضا و کفارہ دونوں واجب ہیں۔

(۶) اگر روزہ کی نیت کر لی جائے اور پھر سفر کا قصد کر لیا جائے اس وجہ سے گھر ہی پر روزہ توڑ دیا تو اس

پر بھی قضا و کفارہ دونوں واجب ہوں گے البتہ اگر سفر شروع کر کے بستی سے باہر نکلنے کے بعد سفر

کی ناقابل برداشت صعوبت اور مشقت کی وجہ سے توڑ دیا تو اس پر کفارہ نہ ہوگا صرف قضا

واجب ہوگی۔

(۷) کفارہ صرف رمضان کے روزہ کا واجب ہوتا ہے اور کسی روزے کے توڑنے سے کفارہ واجب

نہیں ہوتا۔

(۸) اگر رمضان شریف میں رات کو روزہ کی نیت کر لی مگر تو اب دن میں اس نیت کو فتح نہیں کر سکتا اگر

حقیقی اور شرعی عذر کے بغیر توڑے گا تو قضا و کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

اگر مندرجہ بالا وجوہ میں سے کسی وجہ سے روزہ ٹوٹ گیا تو روزہ کی قضا کے علاوہ کفارہ بھی واجب ہوگا۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) اگر میسر آ سکے تو ایک غلام آزاد کر دے۔

(۲) اگر غلام خریدنے کی طاقت نہ ہو یا اس ملک میں غلام نہ ملتے ہوں تو ساٹھ دن کے مسلسل روزے رکھے بچ میں ناغہ نہ کرے اگر ایک دن بھی ناغہ ہو گیا تو پھر از سر نو ساٹھ روزے رکھنا پڑیں گے۔

(۳) یہ ساٹھ دن ایسے ہونے چاہئیں جن میں رمضان عید بقر اور ایام تشریق نہ ہوں۔

(۴) البتہ اگر عورت کو حیض آ جائے یا بچہ پیدا ہونے کی وجہ سے نفاس کا خون آ جائے تو کوئی مضائقہ نہیں اس کا تسلسل باقی شمار کیا جائیگا۔

(۵) اگر بیماری یا ضعف وغیرہ کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے۔

(۶) یا صدقہ فطر کے مطابق ساٹھ آدمیوں کو غلہ یا اس کی قیمت ساٹھ کو نقد دے دے۔

(۷) جن ساٹھ آدمیوں کو صبح کھلایا ہے ان کو شام کو کھلانا چاہیے اگر کھانا کھانے والے بدل گئے تو کفارہ ادا نہ ہوگا۔

(۸) ایک مسکین کو اگر ساٹھ روز تک دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیا یا ساٹھ روز تک مسلسل نقد دیتا رہا تو بھی کفارہ ادا ہو جائے گا۔

(۹) لیکن اگر ایک ہی مسکین کو ساٹھ روز کا غلہ یا نقد ایک دن میں دے دیا جائے تو پورا کفارہ ادا نہ ہوگا۔ بلکہ وہ ایک دن کا شمار ہوگا۔

(۱۰) اگر کسی شخص کے ذمہ کئی روزوں کے کفارے واجب تھے مگر اس نے ابھی کوئی کفارہ ادا نہ کیا تو اس صورت میں فتویٰ یہ ہے کہ اگر روزے تعلقات خصوصی کی وجہ سے ٹوٹے ہیں اور ایک ہی رمضان میں ٹوٹے ہیں تب تو ان کفاروں میں تداخل ہو جائے گا۔

(۱۱) اور اگر علیحدہ علیحدہ رمضان کے روزے ہیں تو تداخل نہیں ہوگا ہر ایک روزہ کا کفارہ علیحدہ علیحدہ دینا پڑے گا۔

(۱۲) اور اگر جماع کے علاوہ کسی اور چیز کی وجہ سے کفارہ واجب ہوا ہے تو ان میں تداخل ہو سکتا ہے ایک رمضان کے روزے ہوں یا کئی رمضان کے صرف ایک کفارہ سب کے لیے کافی ہوگا۔

(۱۳) البتہ اگر پہلے کوئی کفارہ ادا کر چکا ہے خواہ جماع کا ہو یا غیر جماع کا تو پھر تداخل نہیں ہوگا اور پہلا ادا شدہ کفارہ دوسرے کے لیے کافی نہیں ہو سکتا۔

روزہ کو توڑنے والی چیزیں جن سے صرف قضا واجب ہوتی ہے۔

مندرجہ ذیل چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، مگر قضا واجب ہوتی ہے۔ کفارہ واجب نہیں ہوتا  
۱۔ ناس لینا۔  
۲۔ انیا لگوانا۔

۳۔ کان میں خیل ڈالنا۔  
۴۔ لوہا لکڑی وغیرہ نکل جانا۔

۵۔ کلی کرتے وقت پانی کا حلق میں خود بخود پہنچ جانا۔

۶۔ کان یا ناک میں تر دوا ڈلوانا البتہ سوکھی دوائی میں تفصیل یہ ہے کہ اگر اندر پہنچ جانا یقینی ہوگا تو  
روزہ فاسد ہو جائے گا ورنہ نہیں۔

۷۔ قصداً منہ بھر کرتے کرنا۔

۸۔ بیوی وغیرہ کو چھیڑنے یا چھونے سے انزال ہو جانا۔  
www.pdfbooksfree.pk

۹۔ لوہان وغیرہ کا دھواں ناک یا حلق میں پہنچانا۔

۱۰۔ بھول کر کچھ کھاپی لیا ہو یا خود قے ہو گئی ہو پھر یہ سمجھ لے کہ اب تو روزہ ٹوٹ ہی گیا ہے قصداً کچھ کھاپی لینا  
۱۱۔ رات سمجھ کر صبح صادق کے بعد کچھ کھاپی لینا۔

۱۲۔ بادل وغیرہ کی وجہ سے روزہ افطار کر لیا گیا ہو اور بعد میں معلوم ہوا کہ ابھی کچھ دن باقی ہے۔

۱۳۔ فطری اور غیر فطری طریق صحبت کے علاوہ اگر کسی طرح جاگتے میں منی انزال کر دی گئی ہو۔

۱۴۔ اگر روزہ دار عورت سے زبردستی جماع کیا گیا تو عورت پر کفارہ واجب نہ ہوگا۔

(ان تینوں صورتوں میں)



جن چیزوں سے روزہ نہ ٹوٹتا ہے نہ مکروہ ہوتا ہے

مندرجہ ذیل چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا نہ قضا واجب ہوتی ہے نہ کفارہ بلکہ مکروہ بھی نہیں ہوتا۔

(۱) بھول کر کچھ کھاپی لینا، خواہ پیٹ بھر کر ہی کیوں نہ ہو۔ (۲) آنکھوں میں سرمہ لگانا۔

(۳) گیلی اور سوکھی ہر قسم کی مسواک کرنا۔ (۴) خوشبو سونگھنا۔

(۵) تھوک یا سٹک ٹھکانا۔

(۶) خود بخود قے ہو جانا خواہ کم ہو یا زیادہ۔

(۷) ٹیکہ یا انجکشن لگوانا بشرطیکہ معده اور دماغ کے بیچ میں دوا نہ پہنچے۔

(۸) سر میں تیل لگانا۔ (۹) آنکھوں میں دوا لگوانا۔

(۱۰) گرمی یا پیاس کی وجہ سے غسل کرنا خواہ متعدد بار ہی کیوں نہ ہو۔

(۱۱) بلا ارادہ خود بخود کھسی، گردوغبار یا دھوئیں کا حلق میں چلے جانا۔

(۱۲) کان میں پانی پہنچ جانا اراداً یا بلا ارادہ۔

(۱۳) سوتے میں احتلام ہو جانا۔

(۱۴) دانتوں سے خون لکھنا بشرطیکہ حلق کے اندر نہ جانے پائے۔

(۱۵) اگر احتلام یا صحبت کی وجہ سے غسل فرض ہو گیا تھا مگر صبح صادق کے بعد غسل کیا گیا۔

(۱۶) اگر باوجود کلی کر لینے کے اور منہ صاف کر لینے کے صبح کو تھوک میں پانی کی رنگت اور اثر

باقی رہے تو روزہ فاسد نہ ہوگا۔

(۱۷) اگر بواسیر کے کیلے مسوں کو چڑھا کر اندر داخل کر لیا تو روزہ فاسد نہ ہوگا البتہ اگر کانچ نکل آئی

اور اس کو تر کر کے اوپر چڑھایا اور وہ حقہ کی جگہ تک پہنچ گئی تو روزہ فاسد ہو جائے گا اور اگر مقام

حقہ تک نہ پہنچی تو فاسد نہ ہوگا۔

وہ چیزیں جن سے روزہ تو نہیں ٹوٹتا مگر مکروہ ہو جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل اشیاء سے روزہ نہیں ٹوٹتا مگر مکروہ ہو جاتا ہے۔ اس لیے احتیاط لازمی ہے۔

(۱) بلا ضرورت کسی چیز کو چبانا

(۲) نمک وغیرہ چکھ کر تھوک دینا

(۳) باوجود غسل فرض ہونے کے تمام دن ناپاک رہنا

(۴) کسی مریض کے لیے خون دینا یا فصد کھلوانا

(۵) فیہت، جھوٹ، چغل خوری، طعن و تشنیع کرنا

(۶) گالی گلوچ کرنا، آپس میں لڑنا جھگڑنا

(۷) جھوٹی گواہی دینا یا جھوٹا مقدمہ لڑنا اور اس قسم کے تمام معاصی کے ارتکاب سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔

(۸) قصداً منہ بھر کم قے کرنا اگر روک سکتا ہو اور پھر نہیں روکا اور قصداً قے کردی اور منہ بھر سے کم ہوئی

تو مکروہ ہے۔ اگر منہ بھر کر یا اس سے زیادہ ہے تو روزہ ٹوٹ گیا اس کی فقط قضا ہے کفارہ نہیں ہے

اور اگر خود بخود قے ہو گئی ہو تو مکروہ بھی نہیں ہے۔

(۹) حقہ، سگریٹ وغیرہ سے افطار کرنا مکروہ ہے۔

(۱۰) دانتوں پر منجن ملنا مکروہ ہے بشرطیکہ پیٹ کے اندر نہ جائے اور اگر پیٹ میں چلا گیا تو روزہ فاسد

ہو جائے گا۔ کڑوی مسواک مکروہ نہیں۔

وہ چیزیں جن کی وجہ سے روزہ کھول دینے کی اجازت ہے۔

مندرجہ ذیل حالتوں میں روزہ کو توڑ دینا جائز ہے کوئی گناہ نہیں ہوتا

(۱) بچھو، سانپ یا کوئی زہریلا جانور اگر کاٹ لے اور بغیر دوا پیئے زہر پھیلنے کا قوی اندیشہ ہو

(۲) حاملہ عورت کی حالت اگر خراب ہونے لگے

(۳) دودھ پلانے والی عورت کو اپنی یا بچہ کی جان کا خطرہ ہو جائے۔ یا کسی شخص پر ایسے مرض کا حملہ ہو

جائے کہ بغیر روزہ کھولے جان پچنا مشکل ہو

PAKISTAN VIRAL BOOKS  
www.pdfbooksfree.pk

(۴) مسافر کی حالت اگر بگڑنے لگے تو وہ خود توڑ سکتا ہے

(۵) اگر کسی مقیم شخص کی حالت بگڑنے لگے تو اسے کسی مسلمان ماہر ڈاکٹر یا حکیم سے مشورہ کے بعد کھولنا

چاہیئے اگر دیندار طبیب جان کا یا مرض کے بہت بڑھ جانے کا خطرہ بتلائے تو توڑ دے

(۶) اگر کسی قاتل کی ہمسائی دیکر روزہ توڑ دیا جائے اور اسکو واقعی جان کا خطرہ ہو تو روزہ توڑ سکتا ہے۔

وہ چیزیں جن کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے

مندرجہ ذیل امور کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے مگر قضا واجب ہوگی

(۱) شرعی مسافر جو کم از کم ۲۸ میل کی نیت کر کے گھر سے نکلا ہو پستی سے نکلنے ہی مسافر شمار ہو جاتا

ہے۔ مگر وقت نہ ہو تو رکھنا افضل ہے

(۲) بیماری کی وجہ سے روزہ کی طاقت نہ ہو

(۳) یا مرض بڑھ جانے کا اندیشہ ہو  
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY  
www.pdfbooksfree.pk

(۴) جو عورت حاملہ ہو اور اس کو اپنی جان کا خوف ہو

(۵) جو عورت دودھ پلاتی ہو خواہ اپنے بچہ کو یا دوسرے کے بچہ کو اور روزہ کی وجہ سے دودھ نہ اترنے کا

اندیشہ ہو اور بچہ کی ہلاکت یا کمزوری کا خوف ہو ان مندرجہ بالا حضرات کے لیے بھی احترام

رمضان ضروری ہے کھلم کھلا کھاتے پیتے نہ پھیریں۔

## روزہ کی قضا

- اگر کسی عذر کی وجہ سے روزے چھوٹ گئے ہیں تو مندرجہ ذیل طریق پر ان کی قضا واجب ہوگی
- (۱) جس عذر کی وجہ سے روزہ نہ رکھا تھا جب وہ عذر ختم ہو جائے تو جلد از جلد روزوں کی قضا شروع کر دے
- (۲) قضا کر نیوالے کو اختیار ہے چاہے ایک ایک دودھ کر کے قضا کرے چاہے پورے پائے قضا کرے
- (۳) اگر مسافر گھر لوٹنے سے پہلے یا مریض تندرست ہونے سے پہلے ہی مر جائے تو ان فوت شدہ روزوں کا نہ کوئی گناہ ہے نہ کوئی کفارہ نہ قضا۔
- (۴) اور اگر تندرست ہونے کے بعد یا گھر واپس آ جانے کے بعد دس پانچ دن ایسے میسر آ گئے ہیں کہ جن میں سب نہیں صرف کچھ روزے قضا کر پایا تھا کہ انتقال ہو گیا تو باقی معاف ہیں۔
- (۵) البتہ اگر وقت میسر آنے کے باوجود قضا کے روزے نہیں رکھے تو کل روزوں کا فدیہ دینے کی وصیت کرنا واجب ہے۔
- (۶) اگر مرنے والا وصیت کر جائے تو اس کے کل مال کے ۳/۱۱ سے فدیہ دلوا یا جائے گا باقی ورثاء کے لیے ہے اور اگر وصیت نہ کی گئی تھی تو پھر بالغ ورثاء کو اختیار ہے اگر وہ چاہیں تو مردے کی طرف سے اپنے حصہ کے مال سے فدیہ دے سکتے ہیں قبل تقسیم یا نابالغ کا حصہ سے بلا اجازت جائز نہیں۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں روزہ کی بجائے فدیہ واجب ہوتا ہے:

(۱) جو شخص اس قدر بوڑھا ہو گیا کہ گرمی سردی کسی وقت بھی روزہ نہ رکھ سکے گا اور مسلمان حکیم و ڈاکٹر اس

کے لیے روزہ کو مضرا اور مہلک بتا دیں تو وہ محض صدقہ فطر کے برابر ایک ایک کافدیہ دے سکتا ہے۔

(۲) اگر کوئی شخص کسی ایسے مہلک مرض میں مبتلا ہو کہ اسے جانبر ہونے کا یقین نہ ہو تو وہ بھی ہر روزہ کے

www.pdfbooksfree.pk

بدلے میں فدیہ دے سکتا ہے۔

(۳) لیکن اگر یہ شخص کسی وقت چھوٹے سے چھوٹے دنوں میں بھی روزہ رکھنے کے قابل ہو گیا تو

روزے قضا کرنے ضروری ہوں گے اور فدیہ کا ثواب علیحدہ ملے جائے گا۔



افطار کے وقت مندرجہ ذیل امور کا لحاظ رکھیں

- (۱) غروب آفتاب کا یقین ہو جانے کے بعد فوراً افطار کر لینا چاہیے
- (۲) البتہ اگر بادل، آندھی یا گرد و غبار کی وجہ سے غروب ہونے میں شک ہو تو دو چار منٹ تاخیر مستحب ہے
- (۳) کھجور یا چھوہارے سے افطار کرنا مستحب ہے
- (۴) اگر کسی دوسری چیز سے افطار کر لیں تب بھی گناہ نہیں ہوتا
- (۵) افطار کے بعد یہ دعا پڑھنا مسنون ہے۔

اللَّهُمَّ يَا أَسَمِكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ

الْعُرُوقُ وَكَبْتُ أَلَا بَعْرُ أَنْشَاءَ اللَّهُ تَعَالَى ط

اگر اتنی بڑی دعا یاد نہ رہے تو فقط اتنا ہی پڑھ لیں

اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ ط

اور اگر یہ بھی یاد نہ رہے تو اپنی مادری زبان میں ہی اللہ تعالیٰ کی اس توفیق اور ہمت عطا فرمانے پر

شکریہ ادا کر دیا کریں۔

سحری کے لیے مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا چاہیے

- (۱) روزے سے پہلے آخر رات میں سحری کھانا مسنون ہے۔ اور اجر و ثواب کا باعث
- (۲) نصف شب کے بعد جس وقت بھی سحری کھائی جائے سحری کی سنت ادا ہو جاتی ہے۔ مگر رات کے آخر میں کھانا افضل ہے۔
- (۳) سحری کھانے میں تاخیر کرنا مستحب ہے مگر اتنی نہ ہو کہ صبح صادق کا شبہ ہو جائے اور روزہ ہی جانتا رہے۔
- (۴) سحری سے فارغ ہو کر دل ہی دل میں روزہ کی نیت کر لینا کافی ہے۔
- (۵) لیکن اگر زبان سے بھی یہ دعا پڑھ لے تو بہتر ہے۔ وَ بِصَوْمِ خَدِّ نَوَيْتُ مِنْ رَمَضَانَ.

## روزہ کے مختلف مسائل

- (۱) رمضان کے دنوں میں قضا و کفارہ نذر اور نفل وغیرہ کی نیت کر کے اگر روزہ رکھا گیا تو وہ بھی رمضان ہی کا روزہ ہوگا اور کسی قسم کا نہیں ہو سکتا
- (۲) اگر کوئی شخص دن بھر کا بھوکا پیاسا رہا مگر روزہ کی نیت نہیں کی تو اس کا روزہ نہیں ہوگا
- (۳) اگر روزہ کی نیت کر لی گئی مگر ابھی صبح صادق نہیں ہوئی تو کھانے پینے میں کوئی حرج نہیں ہے وقت شروع ہونے سے پہلے نیت کے کر لینے سے کوئی چیز حرام نہیں ہوتی
- (۴) قضا اور کفارہ کے روزہ کی نیت رات سے کرنا ضروری ہے اگر رات سے نیت نہ کی گئی ہو تو یہ روزہ نفل ہوگا قضا و کفارہ کا نہ ہوگا۔
- (۵) اگر خدا نخواستہ کوئی شخص سارے رمضان مجنون رہے تو اس پر تندرستی کے بعد ان روزوں کی قضا نہیں ہے۔ البتہ اگر ایک دن کو بھی رمضان میں ہوش و حواس ٹھیک ہو گئے تو پچھلے روزوں کی قضا ہوگی اور آئندہ روزہ رکھنا فرض ہوگا
- (۶) اگر کوئی شخص پورے رمضان میں بیہوش رہے یا کچھ دن بے ہوش رہے ہر حال میں اس پر تندرست ہو جانے کے بعد قضا واجب ہے۔
- (۷) ناپالغ بچہ اگر روزہ توڑ دے تو اس پر نہ قضا واجب ہے نہ کفارہ
- (۸) جب روزہ کا کفارہ اور قضا دونوں ادا کرنا پڑیں تو مستحب یہ ہے کہ پہلے روزہ قضا کا رکھے بعد میں کفارہ کا لیکن اگر کفارہ کے روزے پہلے رکھ لیے تب بھی جائز ہے۔

- (۱) رمضان شریف کے مہینے میں روزانہ نماز عشاء کے بعد بیس رکعت تراویح سنت مؤکدہ ہیں۔
- (۲) بہتر یہ ہے کہ دو دو رکعت کی نیت باندھنی چاہیے لیکن اگر چار کی نیت باندھ لیں تب بھی جائز ہے۔
- (۳) تراویح میں ایک قرآن پاک پڑھنا اور سننا بھی سنت ہے اور ایک قرآن پاک سے زائد مقتدیوں کے شوق اور رغبت کے مطابق بھی پڑھا جاسکتا ہے یہاں تک کہ اگر سب شوقین ہوں تو روزانہ ایک قرآن پاک بھی پڑھا جاسکتا ہے اگر شوق نہ ہو یا قرآن پاک کی بے حرمتی کا خدشہ ہو تو مکروہ ہے۔
- (۴) نابالغ بچوں کو تراویح میں امام بنانا جائز نہیں ہے
- (۵) تراویح میں ہر چار رکعت کے بعد اتنی دیر بیٹھنا جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی ہیں مستحب ہے لیکن اگر مقتدیوں کی گرانی کی وجہ سے تخفیف کر دیں تو جائز ہے۔ دعا آہستہ پڑھنا مستحب ہے یا کچھ دیر خاموش رہے سب جائز ہے۔
- (۶) جو شخص بعد میں آکر شریک ہو وہ پہلے اپنے فرض ادا کرے اس کے بعد تراویح میں شرکت کرے۔
- (۷) اگر کسی غلطی کی وجہ سے عشاء کے فرض نہ ہوئے ہوں اور ان کا اعادہ کرنا پڑے تو ان کے بعد جس قدر تراویح پڑھی گئی ہیں ان کا بھی اعادہ کرنا ہوگا اس لیے کہ تراویح فرضوں کے تابع ہے جب فرض ہی نہیں ہوئے تو ان فرضوں کے بعد والی تراویح بھی نہیں ہوتی۔
- (۸) اگر کسی شخص کی کچھ تراویح چھوٹ جائیں تو وہ امام کے ساتھ پڑھ لے اور تراویح کو بعد میں ادا کرے۔
- (۹) سارے قرآن شریف میں کسی ایک سورت کے شروع میں بلند آواز سے بسم اللہ پڑھنا واجب ہے
- (۱۰) قرآن پاک کے ختم کے روز قُلْ هُوَ اللَّهُ كَوْنٌ مَرْتَبہ پڑھنا ضروری نہیں ہے۔
- (۱۱) تراویح خود تو سنت مؤکدہ ہے مگر تراویح کی جماعت سنت علی الکفایہ ہے اگر بعض لوگ جماعت سے پڑھ لیں اور باقی بغیر جماعت کے تو بھی جائز ہے مگر یہ لوگ مسجد اور جماعت کے ثوب سے محروم رہیں گے۔
- (۱۲) اگر کسی جگہ قرآن سنانے والا حافظ نہ مل سکے یا اجرت طلب کرے تو اَلَمْ يَرَ تَخْفِيفَ سے تراویح پڑھ لیں مگر قرآن پر اجرت نہ ملے کر کے نہ بلا طے کیے نہ دیں کہ ہمارے فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے محض بیچہ مجبوری صرف تعلیم واذان و اقامت و ملازمت و عطا پر اجرت کو جائز قرار دیا ہے تلاوت پر جائز نہیں ہے لیکن دینا دونوں گناہ ہیں
- (۱۳) تراویح میں اس قدر جلدی جلدی قرآن پڑھنا کہ جس سے حروف کٹنے لگیں اور صاف صاف الفاظ سمجھ میں نہ آویں بڑا گناہ ہے اس صورت میں نہ امام کو ثواب ملتا ہے اور نہ ہی مقتدیوں کو، اور معنی بدل جائیں گے تو نماز توٹ جائے گی

- (۱) اگر رمضان شریف میں شبینہ کرنا ہو تو بہتر یہ کہ قرآن پاک مسجد سے الگ تراویح میں ختم کیا جائے اس لیے کہ نفلوں کی جماعت چار سے زائد یا اس کے لیے عام بلاوا حنفیہ کے نزدیک مکروہ ہے اور مسجد کی تراویح میں بیماروں وغیرہ کو محروم کرنا ہے
- (۲) اگرچہ ایک شب میں بھی پورا قرآن پڑھ رہے ہیں اور لوگ چائے نوشی و سگریٹ کشی میں مشغول رہیں اس طرح قرآن پاک کی توہین ہوتی ہے اور بجائے ثواب کے الٹا گناہ ہوتا ہے۔
- (۳) شرکت کرنے والے نماز میں خاموش رہ کر سنیں محض کھیل تماشہ نہ بنائیں کہ حافظ صاحب تو قرآن پڑھ رہے ہیں اور لوگ چائے نوشی و سگریٹ کشی میں مشغول رہیں۔ اس طرح قرآن پاک کی توہین ہوتی ہے اور بجائے ثواب کے الٹا گناہ ہوتا ہے۔
- (۴) شبینہ کے لیے زور ڈال کر اور مجبور کر کے لوگوں سے چندہ وصول کرنا حرام ہے
- (۵) محض تلاوت قرآن پاک اور سماع قرآن مقصود ہو۔ نام آوری و غر و مباہات پیش نظر نہ ہو
- (۶) شبینہ پڑھنے والے اجرت پر نہ بلائے گئے ہوں شبینہ کے وقت کوئی شور و شغب نہ ہو قرآن شریف کا احترام پوری طرح ملحوظ رکھا جائے ورنہ مکروہ ہوگا

عشرہ اخیرہ میں اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے کہ محلہ میں ایک بھی کر لے تو سب بری ورنہ سب تارک سنت ہوں گے جس کے لیے مندرجہ ذیل اور کا لحاظ رکھنا چاہیے۔

(۱) ۲۰ رمضان کو غروب آفتاب سے ذرا پہلے سے عید کا چاند نظر آنے تک اعتکاف کی نیت سے کسی ایسی مسجد میں قیام کرنا جہاں ہا جماعت نماز ہوتی ہو

(۲) پیشاب، پاخانہ غسل واجب اور وضو وغیرہ ایسی حاجات ضروریہ جو مسجد میں پوری نہ ہوں مثلاً مسجد کے کنارہ پر وضو نہ ہو سکے یا کوئی پانی لانے والا نہ ہو ان کے علاوہ اور کسی کام سے مسجد باہر نہ نکلے

(۳) اعتکاف کے زمانہ میں عبادت سمجھ کر خاموش رہنا بھی مکروہ ہے البتہ بیکار اور فضول باتوں سے پرہیز کرے

(۴) اپنا زیادہ وقت نوافل تلاوت اور ذکر و شغل میں گزارے

(۵) اگر مسجد میں جمعہ نہ ہوتا ہو تو جمعہ کے لیے دوسری قریبی مسجد میں جاسکتا ہے مگر صرف اتنا پہلے کہ سنتیں پڑھ کر خطبہ مسنونہ (عربی) سن سکے

(۶) اگر جامع مسجد میں کچھ تاخیر بھی ہو جائے تو اعتکاف میں کوئی خرابی نہیں ہوتی

(۷) غسل جمعہ یا گرمی کے غسل لے لیے معکف کو مسجد سے نکلنا جائز نہیں

(۸) اگر طبعی اور شرعی ضرورت کے علاوہ بھول کر یا جان کر ایک منٹ کے لیے بھی مسجد سے باہر نکل گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا اس ایک دن کو روزہ کے ساتھ قضاء کرنا پڑے گا اور عشرہ اخیرہ کے علاوہ مستحب ہے جو ایک منٹ کا بھی ہو سکتا ہے نذر سے واجب ہوگا جو کم از کم ایک دن، رات مع روزہ کے ہوگا۔



رمضان شریف کے آخری عشرہ میں کوئی طاق رات شب قدر ہوتی ہے اس لیے ان راتوں کو عبادت میں گزارنا چاہیے تاکہ انعام خداوندی سے محروم نہ رہے۔

مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا چاہیے:

- (۱) ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹، ان طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات شب قدر ہوتی ہے۔
- (۲) ابو داؤد شریف کی ایک حدیث سے مترشح ہوتا ہے کہ ستائیسویں شب میں شب قدر ہوتی ہے۔ اس لیے عام علما کا خیال ہے کہ اس شب میں زیادہ احتمال ہے کم از کم اس رات کو تو عبادت الہی میں ضرور مشغول رہنا چاہیے
- (۳) شب قدر کے متعلق خداوند تعالیٰ کا اعلان ہے کہ یہ رات ہزار مہینوں سے افضل اس لیے ایک رات کی عبادت (۸۳ سال ۲ مہینہ) کی عبادت سے زیادہ ثواب رکھتی ہے تیس ہزار دن تیس ہزار رات سے بھی زائد
- (۴) اگر پوری رات شب بیداری نہ کر سکے تو جس قدر بھی ہو سکے دریغ نہ کرے
- (۵) اس شب کو بلا جماعت بغیر بلاوے کے کہ وہ مکروہ ہیں نقلیں، تلاوت، کلمہ شریف، درود شریف اور ذکر تسبیح میں گزارنا چاہیے۔ عبادت کی یہ گھڑی معلوم نہیں کہ آئندہ سال بھی میسر آ سکے گی یا نہیں۔
- (۶) شب بیداری میں اس کا خیال ضرور رکھا جائے کہ فجر کی نماز باجماعت قضا نہ ہونے پائے اگر نیند کا غلبہ ہونے لگے تو سو جائے جس قدر برداشت ہو سکے اتنی شب بیداری کرے کہ ہر منٹ ساٹھ ہزار منٹ سے زیادہ ثواب رکھتا ہے

رمضان گزر جانے کے بعد یکم شوال کو شکرانہ کے طور پر دو رکعت نماز عید واجب ہے جس کے مستحب احکام درج ذیل ہیں:

- (۱) عید کے دن غسل کرنا
  - (۲) مسواک کرنا
  - (۳) خوشبو لگانا
  - (۴) عمدہ کپڑے جو میسر ہوں پہننا
  - (۵) سنگھٹھا کرنا، تیل لگانا
  - (۶) صبح سویرے اٹھنا
  - (۷) عید گاہ میں جلدی پہنچنے کی کوشش کرنا
  - (۸) عید گاہ جانے سے قبل کوئی میٹھی چیز چھو ہارا اور کھجور وغیرہ کا کھالینا
  - (۹) عید گاہ جانے سے پہلے ہی صدقہ فطرا داکر دینا
  - (۱۰) عید گاہ میں ہی عید کی نماز پڑھنا
  - (۱۱) ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستہ واپس ہونا
  - (۱۲) عید گاہ کو پیدل جانا
  - (۱۳) راستہ میں آہستہ آہستہ تکبیر پڑھنا
- اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَاللَّهُ الْحَمْدُ
- یہ تیرہ چیزیں عید سے قبل مستحب ہیں۔
- (۱۴) عید کے روز ہر قسم کی نقلیں عید کی نماز سے قبل ہر جگہ مکروہ ہیں البتہ عید کی نماز کے بعد گھر آ کر نقلیں پڑھی جاسکتی ہیں۔

- (۱۵) عید گاہ میں عید کے بعد بھی نقلیں پڑھنا مکروہ ہیں
- (۱۶) عید کی نماز کے لیے یوں نیت کی جائے کہ میں نے نیت کی دو رکعت نماز واجب کی عید کی چھ تکبیروں کے ساتھ اللہ کے لیے منہ قبلہ کی طرف امام کے پیچھے (اگر مقتدی ہو) یہاں صرف چھ تکبیریں زائد ہوتی ہیں تین پہلی رکعت میں سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ کے بعد پہلی دوسری کے بعد ہاتھ چھوڑے تیسری کے بعد باندھے اور تین دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے یہاں تینوں کے بعد ہاتھ چھوڑ دے چوتھی تکبیر رکوع کی ہے اسمیں ہاتھ نہ اٹھائے باقی تمام عام نمازوں کی طرح ہے

- غریبوں کی امداد و اعانت کے لیے عید کے دن اگر ۵۲۱/۲ (ساڑھے ہاون تولہ) چاندی کی قیمت کا نقد زپور یا روزمرہ کی ضروریات سے زائد کا کوئی مال ہو تو صدقہ فطر واجب ہے۔ جس کے مسائل درج ذیل ہیں:
- (۱) جس کے پاس روزانہ ضروریات سے چاندی کے نصاب کا کوئی مال ہو چاہے اس پر زکوٰۃ نہ ہو اور جس شخص پر زکوٰۃ ہوتی ہے اس پر صدقہ فطر واجب ہے
- (۲) زکوٰۃ کے لیے مال پر سال گزرنا شرط ہے مگر صدقہ فطر میں یہ بھی شرط نہیں ہے عید کی صبح صادق کے وقت مالک ہونا شرط ہے
- (۳) روزے رکھے ہوں نہ رکھے ہوں لیکن ہر مسلمان حائل، بالغ آزاد پر جس کے پاس مال موجود ہو صدقہ فطر واجب ہے۔
- (۴) بالغ مرد پر اپنے غلام اور اپنی ٹاہلغ اولاد کی طرف سے بھی واجب ہے۔ بشرط کہ ان کی ملکیت میں مال نہ ہو اور اگر ٹاہلغ لڑکے یا لڑکی کے پاس مال ہے تو خود اس کے مال سے واجب ہوگا البتہ تمہر عاہلہ ادا کر سکتا ہے لیکن اگر باوجود مالدار ہونے کے اس کی طرف ادا نہ کیا گیا تو بالغ ہو جانے کے بعد گزشتہ سالوں کا صدقہ فطر ادا کرنا اس کے ذمہ واجب ہوگا۔
- (۵) عورت پر صرف اپنی طرف سے واجب ہے بچوں کی طرف سے واجب نہیں باپ پر ہے
- (۶) صدقہ فطر صبح صادق کے وقت واجب ہوتا ہے اس لیے جو شخص صبح صادق کے بعد مر جائے یا مفلس ہو جائے یا نصاب سے مال کم ہو جائے اس پر واجب نہیں ہوگا اور جو بچہ صبح صادق کے بعد پیدا ہو اس کی طرف سے بھی نہیں دیا جائے گا
- (۷) البتہ جو شخص صبح صادق کے بعد مرا ہے اسکے مال سے دیا جائے گا اور جو بچہ صبح صادق سے پہلے پیدا ہوا ہے اس کی طرف سے بھی باپ پر واجب ہوگا یا صبح صادق سے پہلے میراث یا ہبہ وغیرہ سے مال دار ہو گیا تو اس پر بھی واجب ہوگا
- (۸) اگر کسی وجہ سے عید کے دن صدقہ فطر نہ ادا کیا گیا تو بعد کو ادا کرنا واجب ہے ہماری عمر ساقط نہیں ہوگا۔
- (۹) فی کس صدقہ فطر پونے دو کلو گندم ہے یا اس کی قیمت
- (۱۰) زکوٰۃ کی طرح صدقہ فطر بھی اپنے شہری کے مساکین کو دینا افضل ہے
- (۱۱) ایک آدمی کا صدقہ فطر کئی آدمیوں کو اور کئی آدمیوں کا صدقہ جمع کر کے صرف ایک آدمی کو دینا جائز ہے۔
- (۱۲) محتاج بہن بھائی ساس سر اور ان کی اولاد کو صدقہ فطر دینا جائز ہے
- (۱۳) نوکر، خادمہ لے پالک کی طرف سے آقا پر صدقہ فطر واجب نہیں اگر وہ خود صاحب نصاب ہوں تو ان کے مال سے واجب ہوگا ورنہ نہیں۔

## نماز عید کے متفرق مسائل

- (۱) نماز عید کے بعد دو خطبے سنت ہیں لیکن انکا سننا واجب ہے۔
- (۲) عید کے دنوں خطبوں کے درمیان تھوڑی دیر بیٹھنا بھی سنت ہے۔
- (۳) عیدین کے خطبوں کی ابتداء تکبیر سے کرنا مستحب ہے پہلے خطبے میں نو مرتبہ اور دوسرے خطبے میں سات مرتبہ تکبیر پڑھی جاتی ہے۔
- (۴) عید کے دن عورتوں مریضوں اور مسافروں کے لیے بھی عید کی نماز سے قیل نقیلیں پڑھنا مکروہ ہے
- (۵) عیدین کی نماز عید گاہ میں ادا کرنا سنت ہے البتہ محذوروں کے لیے مساجد میں بھی جائز ہے۔
- (۶) عید کی نماز کے لیے جماعت شرط ہے اس لیے اگر کسی وجہ سے کوئی شخص جماعت میں شریک نہ ہو سکا تو وہ تھا عید کی نماز نہیں پڑھ سکتا۔
- (۷) اور اس طرح اگر کسی شخص کی نماز کسی وجہ سے فاسد ہو گئی تو اس پر قضاء واجب نہیں۔
- (۸) اگر کسی شرعی عذر کی وجہ سے عید کی نماز پہلے دن نہ پڑھی جاسکے تو دوسرے دن پڑھی جاسکتی ہے۔
- (۹) اگر کسی شخص کی واجب تکبیریں چھوٹ گئی ہیں اور امام کے ساتھ قیام میں آکر شریک ہو تو نیت باندھ لینے کے بعد سب سے پہلے تین زائد تکبیریں کہے اگر امام قرات شروع یا ختم یا رکوع شروع کر چکا ہو
- (۱۰) اگر کوئی شخص رکوع میں آکر شریک ہو اور اس کو یقین ہو کہ میں تکبیریں کہہ کر امام کے ساتھ شریک ہو جاؤں گا تو پہلے کھڑا ہو کر تینوں تکبیریں کہے پھر رکوع میں شریک ہو۔
- (۱۱) اور اگر رکوع چھوٹ جانے کا خوف ہو تو رکوع میں شریک ہو جائے اور بجائے مُبَحَّانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کے رکوع میں ہی زائد تکبیریں کہے مگر رکوع میں ہاتھ نہ اٹھائے۔
- (۱۲) اگر اس کی تکبیریں پوری کر لینے سے پہلے امام صاحب رکوع سے سر اٹھالیں تو خود کھڑا ہو جائے جس قدر تکبیریں رہ گئی ہیں وہ معاف ہیں۔
- (۱۳) اگر کسی کے ایک رکعت عید کی نماز چلی جائے تو اس کو چاہیے کہ امام کے سلام کے بعد جب اس رکعت کو ادا کرنے لگے تو پہلے قرات پڑھے اس کے بعد تکبیریں کہہ کر رکوع میں چلا جائے۔
- (۱۴) اگر امام صاحب تکبیر کہتا بھول جائیں اور رکوع میں خیال آئے تو ان کو چاہیے کہ حالت رکوع میں تکبیریں کہہ لیں قیام کی طرف نہ لوٹیں۔
- (۱۵) اگر غلطی سے امام صاحب قیام کی طرف لوٹ گئے اور کھڑے ہو کر تکبیریں کہیں۔